مطبوعات

الفلاح مرتبہ جناب مولوی منیر احمد صاحب دیوبندی، ضخامت ۳۲ صفحات، چندہ سالانہ ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ منیجر رسالہ الفلاح، پلٹن بازار، پرتاب گڑھ (اودھ)

یہ ایک مذہبی ماہنامہ ہے جو دو ڈھائی سال سے قوم و ملت کی خدمت سر انجام دے رہا ہے۔ فاضل مدیر لائق مبارک باد ہیں کہ پرتاب گڑھ جیسے دور افتادہ اور علمی لحاظ سے پس ماندہ مقام میں اسلامی تعلیمات کی اشاعت کا فریضہ انھوں نے اپنے سر لیا ہے۔ رسالہ میں مفید علمی اور مذہبی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ معیار کے لحاظ سے قیمت بہت کم ہے، علم دوست حضرات کو رسالہ کی سرپرستی کرنی چاہیے۔

انیس نسواں مرتبہ شیخ محمد اکرام صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ ضخامت ۷۲ صفحات شرح چندہ سالانہ پانچ روپیہ (سستا ایڈیشن تین ۳ روپیہ) ملنے کا پتہ، انیس نسواں، دھلی۔

عورتوں کی صحیح تعلیم و تربیت کے معاملہ سے عملی ہمدردی رکھنے والوں میں صاحب موصوف کا نام ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ آج سے تیس سال قبل رسالہ عصمت کے ذریعہ آپ نے جس خدمت ملی کا آغاز کیا تھا، اب ایک مدت کی خاموشی کے بعد وہی جذبۂ خدمت "انیس نسواں" کی شکل میں ظاہر ہوا ہے، جو معنوی اور صوری دونوں لحاظ سے دیدہ زیب ہے۔ رسالہ میں تعلیم یافتہ خواتین کے لیے مذہبی اور معاشرتی مقالات موجود ہیں۔ قرآن کی عام تعلیمات کی اشاعت کے سلسلہ میں اس کے مطالب کی بامحاورہ اور سلیس تشریح مسلسل شائع ہو رہی ہے۔ رسالہ کا نصب العین اسی کے لفظوں میں "مسلم خواتین کو مذہب اور اسلامی تہذیب کی طرف متوجہ کرنا، مغرب کی مہلک اور حیاسوز تہذیب سے بچانا اور ان کے اندر سے رسوم قبیحہ کا استیصال کرنا ہے"

"ہمارے سات حقوق" کے عنوان سے ایک تعلیم یافتہ خاتون کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں مسلم

عورتوں کو ان کے حقوق سے محروم کر دینے پر شائستہ احتجاج کیا گیا ہے اور اس جرم کو "مولوی صاحبان" کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ مثلاً یہ کہ انھوں نے مسلمانوں کو انگریزی پڑھنے سے روکا، حالانکہ انگریزی زبان سے کسی غریب مولوی کو کبھی چڑ نہ تھی بلکہ اس نصاب تعلیم سے تھی جو انگریزی مدارس میں پڑھایا جا رہا تھا۔ اور جس کے ملعون اثرات اب خود زمانے کی نگاہوں کے سامنے آ چکے ہیں۔ البتہ ان کا اصلی قصور جس پر گرفت کی جا سکتی ہے، یہ ہے کہ انھوں نے اس کے مقابلہ میں وقت کے رجحانات کا لحاظ کرتے ہوئے کوئی صحیح نصاب تعلیم پیش نہ کیا۔ اسی طرح ان پر ایک الزام یہ بھی رکھا گیا ہے کہ انھوں نے مسلمان عورتوں کو خلع کے حق سے محروم کر دیا، اور اب اسمبلی میں پیش کردہ خلع بل کی حمایت میں کوئی آواز بھی نہیں اٹھاتے۔ ہمیں نہیں معلوم حق خلع کو نظری حیثیت سے کس نے اور کب ناجائز ٹھیرایا۔ ہاں عملی حیثیت سے یہ حق البتہ معطل ہو کر رہ گیا ہے، سو یہ ایک اجتماعی معصیت ہے جس میں پوری قوم برابر کی شریک ہے اور اس کا علاج سرکار کی بنائی ہوئی اسمبلی میں بل پیش کرنے سے نہیں ہو سکتا بلکہ اس اسمبلی کے قیام میں ہو سکتا ہے جس میں شارع کی حیثیت خدا اور رسول کے سوا کسی اور کو حاصل نہ ہو۔ جب تک ہماری سوسائٹی کی تشکیل خالص اسلامی بنیادوں پر نہیں ہوتی اور اس کے ہاتھ میں سیاسی اختیارات نہیں آتے اس قسم کی حق تلفیوں کا ماتم ختم نہیں ہو سکتا۔

ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ اپنے حقوق کے اظہار میں موصوفہ کا قلم موجودہ تہذیب کے اثرات سے آزاد نہیں رہ سکا ہے اور بعض جگہ انھوں نے اسلامی نصوص کی غلط تاویلیں کی ہیں۔ قرآن کے الفاظ ہماری آپ کی خواہشات کے تابع نہیں ہو سکتے۔ قرآن سے تعدد ازدواج کی اجازت کا انکار کسی طرح بھی نہیں کیا جا سکتا۔ سورۂ نساء میں چار نکاح تک کی اجازت دینے کے بعد جو یہ تاکید کی گئی ہے کہ سب کے ساتھ یکساں سلوک کرو، اس کا تعلق صرف ظاہری برتاؤ سے ہے اور جس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ تم عورتوں کے بارے میں عدل نہیں برت سکو گے اس کا تعلق قلبی میلان سے ہے جو انسان کے اختیار کی چیز نہیں بلکہ اس کی فطرت کی افتاد ہی اسی طرح کی ہے کہ ہر ایک کے ساتھ وہ یکساں محبت نہیں کر سکتا۔ اس آیت میں لَنْ تَعْدِلُوْا کے الفاظ سے محض اسی

بشریت کی طرف اشارہ ہے اور اسے مذموم نہیں کہا گیا ہے۔ ہاں یہ تاکید ضرور کی گئی ہے کہ اس قلبی میلان کا اثر ظاہری برتاؤ پر نہ پڑے کہ ایک کی محبت میں غرق ہو کر دوسری کو بے کسی اور کس مپرسی کی نذر کر دیا جائے۔ قرآن کے الفاظ یہ ہیں کہ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ۔ یعنی "(بالکل) ایک طرف نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو لٹکتا چھوڑ دو"۔ بس یہی معنی ہیں عدل کے اور جو شخص اس عدل پر قادر نہ ہو اس کے لیے قرآن کا حکم یہ ہے کہ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً، یعنی "اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی بیوی رکھو"۔ موصوف نے عدل کے لفظی اشتراک کی وجہ سے ان دونوں باتوں کو باہم خلط ملط کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ خدا نے عدل کی قید کے ساتھ ایک سے زائد نکاح کی اجازت دی ہے اور پھر خدا نے خود ہی یہ بھی کہہ دیا ہے کہ تم کبھی عدل نہیں کر سکو گے لہذا قرآن سے تعدد کی اجازت ثابت نہیں۔ اس طرح کا استدلال تحریف معنوی کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔

ہمیں عورتوں کی علمی اور معاشرتی اصلاح و ترقی اور ان کے جائز حقوق سے پوری ہمدردی ہے لیکن ہندوستان میں ہم ٹرکی کا سا افساد بشکل اصلاح دیکھنا پسند نہیں کرتے۔

معاہدۂ عمرانی | تالیف ژان ژاک روسو، ضخامت ۴۴۲ صفحات قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ جامعہ دہلی

یہ کتاب روسو کی مشہور ترین تصنیف "کونترا سوسیال" کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جسے انقلاب فرانس کے علمبرداروں کی کامل رہنمائی کا فخر حاصل ہے۔ اس کے اندر روسو نے اپنے فلسفۂ سیاست و عمران کا عطر کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر روسو کے قلم سے یہ انقلابی تصنیف نہ نکلتی تو اسے وہ شہرت و دوام بھی نصیب نہ ہوتی جو آج اسکو حاصل ہے۔ نیز فرانسیسی انقلاب کے سرچشمے کے ابلنے میں ایک غیر معین وقفہ لگتا۔

ڈاکٹر محمود حسین صاحب نے اس کتاب کا عمدہ اور بامحاورہ ترجمہ کر کے اردو زبان کی قابل تعریف خدمت انجام دی ہے۔ شروع کتاب میں مترجم نے روسو کی زندگی اور اسکے فلسفہ پر ایک فاضلانہ تبصرہ بھی سپرد قلم کیا ہے۔ اور آخر میں اصطلاحات کی ایک فہرست بھی شامل کر دی ہے۔ تاہم بہتر ہوتا کہ کتاب کے دقیق مباحث کو اصطلاحات کی مزید تشریح اور توضیح کیساتھ حتی الامکان آسان بنا دیا جاتا کیونکہ عام اردو داں ناظرین ان مباحث سے پوری طرح مانوس نہیں ہیں۔